نمازی کو دورانِ قراءت کسی مقدس مقام کی سوچ آجائے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12327

تاریخ اجراء: 02 محرم الحرام 1444ھ / 01 اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نمازی کو دورانِ قراءت کسی مقدس مقام مثلاً مکہ، مدینہ کی سوچ آجائے جس بنا پر وہ چند سیکنڈ کے لیے خاموش ہوجائے، جبکہ اس نے ابھی واجب کی مقدار قراءت مکمل نہ کی ہو، تو کیا اس صورت میں اس نمازی پر سجدہ سہو لازم ہوگا؟؟ رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں تفکر اور سوچ اگر سہواً یعنی بلا قصد تھی اور کم از کم ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک نمازی خاموش رہا تو سجدہ سہو سے تلافی ہوگی، ورنہ اگر یہ سوچ قصداً تھی تو اب واجب میں تاخیر پائی جانے کی وجہ سے اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا۔

نماز میں سوچنے سے کس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "الاصل فی التفکر انہ ان منعہ عن اداء رکن کقراءۃ آیۃ او ثلاث او رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمہ السھو لاستلزام ذلک ترک الواجب وھو الاتیان بالرکن او الواجب فی محلہ وان لم یمنعہ عن شیء من ذلک بان کان یودی الارکان ویتفکر لا یلزمہ السھو" یعنی سوچنے میں اصل یہ ہے کہ اگر یہ رکن کی ادائیگی سے مانع ہو جیسے ایک یا تین آیتوں کی قراءت، یا رکوع، سجود۔ یا پھر واجب کی ادائیگی سے مانع ہو جیسے قعود تو سجدہ سہو لازم ہوگا، اس لیے کہ یہ چیز ترک واجب کو لازم کرتی ہے اور وہ رکن یا واجب کو اس کے محل میں ادا کرنے کا واجب ہے، ہاں اگر سوچنا ان دونوں سے مانع نہ ہو اس طرح کہ وہ نمازی ارکان سوچتے ہوئے ادا کرے تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، ج02، ص677، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”**سکوت اتنی دیر کیا کہ تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، تو یہ سکوت اگر بربنائے تفکر تھا کہ سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں، تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر نہ کیا، تو اعادہ نماز کا واجب ہے اور اگر وہ سکوت عمداً بلاوجہ تھا، جب بھی اعادہ واجب۔**“ (فتاوی رضویہ، ج08، ص192، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک دوسرے مقام پر فتاوٰی رضویہ ہی میں مذکور ہے: ”(صورتِ مسئولہ میں) بوجہ سہو اتنی دیر تک چپکا کچھ سوچتا رہا ہو جس قدر دیر میں ایک رکن ادا ہوسکے تو اس سکوت کے باعث سجدہ سہو لازم آئے گا، کما فی التنویر۔“

(فتاوی رضویہ، ج06، ص327، رضافاؤنڈیشن، لاھور، ملخصاً)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ”زید نے فرض کی نیت کی اور دیر تک خاموش رہا تھوڑی دیر بعد اس کو یاد آیا تو الحمد شریف زور سے شروع کیا تو ایسی حالت میں سجدہ سہو ہوگا یا نہیں؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”**اگر زید ثناء وغیرہ کے بعد سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں اور اتنا وقفہ اس تفکر میں ہوا کہ ایک رکن ادا کرلیتا یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر وقفہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔** رد المحتار میں ہے: "ثم الاصل فی التفکر انہ ان منعہ عن اداء رکن۔۔۔الخ"۔“ (فتاوی امجدیہ، ج01، ص282، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net